پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

احرار اور پاکستان

مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی وفات (۸/جنوری ۱۹۴۲ء) سے کچھ عرصہ پہلے اپنی مشہور کتاب ''پاکستان اور چھوت'' میں صاف اور دوٹوک الفاظ میں ہندوؤں اور کانگریس کو وارننگ دی کہ اگر وہ معاشرتی زندگی میں مسلمانوں کے ساتھ انسانی سلوک روانہیں رکھیں گے تو قیامِ پاکستان کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکے گی کیونکہ مسلمان ذلّت کی زندگی کو گوارہ کرنے کے لیے کسی طور بھی تیار نہیں ہیں۔ مسلمان، ہندوؤں کے غیر انسانی سلوک سے اب تنگ آچکا ہے۔ مفکر احرارؒ تحریر کرتے ہیں:

> ''ہمارے جن ہم وطنوں کو ہوس زر کے سوا اور کسی چیز کا احساس نہیں وہ غریب مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو کیا سمجھیں گے۔ وہ خوش فہم مسلمان علماء جو پاکستان کے خلاف تبلیغ اسلام کی دلیل پیش کرتے ہیں وہ سماج کے اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور عوام کی نبض نہیں پہچان سکتے۔ جنہیں روزانہ ہندوؤں کے ہاتھوں بے عزتی برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اگر پاکستان سکیم سے مسلم لیگ کا مقصد چند ایک فوائد حاصل کرنا اور ہندوؤں کو موجودہ سلوک جاری رکھنے کی اجازت دینا نہیں تو پاکستان کو ایک حقیقتِ کاملہ سمجھنا چاہیے اور پاکستانی صورت کو اب صرف مسلم لیگی لیڈروں کی بزدلی یا اونچی جاتی کے ہندوؤں کے رویے کی تبدیلی ہی بدل سکتی ہے۔
>
> بعض نکتہ بیں مسلمان پاکستانی سکیم کو مالی اعتبار سے ناقص قرار دیتے ہیں، گھاٹے کے بجٹ سے حکومت چلانا ناممکن ہے۔ لیکن بڑی بڑی نوکریاں اگر ختم کردی جائیں اور کام کرنے کا عزم دل میں موجود ہو تو دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جو اپنی حکومت کی سادہ مشین کو نہ چلا سکے۔ اگر ایک قوم کے لیے زندگی دوبھر کردی جائے تو یہ قدرتی بات ہے کہ وہ آزادی کا سانس لینے کے لیے کسی قسم کی تکلیف کو خاطر میں نہیں لائے گی۔ بے عزتی کی زندگی، زندگی نہیں۔'' ؎۱

پھر ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں نے ہر قسم کی قربانی دے کر پاکستان کو حاصل کیا جس کی پیش گوئی مفکرِ احرار مرنے سے صرف چند ماہ پہلے کردی تھی، اب بھلا ایسی جماعت اور ایسے رہنماؤں کے بارے میں یہ کیسے درست ہوسکتا ہے کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ ملے ہوئے تھے اور کانگریس کے ساتھ ان کا سیاسی ناتا تھا۔ کتاب کے آخر میں مفکر احرار چودھری افضل

۱؎ ۔''پاکستان اور چھوت''، چودھری افضل حقؒ مطبوعہ لاہور۔ صفحہ ۹۲،۹۳

حقؒ نے اپنی جماعت مجلس احرار اسلام سے مخاطب ہو کر ایک اہم اور آخری فیصلہ کر دیا اور کہہ دیا کہ

''لیکن ہم احرار کو خالی لفاظی میں کانگریس اور مسلم لیگ کے بڑے بڑے نقادوں کے گفتار و کردار پر نکتہ چینی کرنے میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ مستقبل کے تفکرات نے ہمارے لبوں پر مہر سکوت ثبت کر دی ہے اور دنیا ہمارے لیے آنسوؤں کی وادی بن چکی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جرأت سے کام لے کر قدم بڑھائیں اور دنیا میں یہ اعلان کر دیں کہ ہم احرار کا نصب العین مندرجہ ذیل ہے:

(۱) دولت کی مُنصفانہ تقسیم

(۲) چھوت چھات کا خاتمہ

(۳) ہر مذہب کا احترام اور شریعت کے مطابق رہنے کی مکمل آزادی

اگر ہندو قوم کسی طرح بھی ہمارے راستے میں حائل ہوئی تو اس صورت میں اور محض اس صورت میں ہمیں مسٹر جناح کے ساتھ مل کر پاکستان کا نعرہ بلند کرنا چاہیے۔ مسلمان اب ہندوؤں کے اقتصادی طور پر ''کمیرے'' اور سماجی لحاظ سے ان کے اچھوت رہنے کو تیار نہیں۔ ہم مسلم لیگ سے اپنے اختلاف دُور کر کے ان قوتوں کے ساتھ لڑیں گے جو ہمارے زوال وادبار کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ ہم آزادیٔ ہند کے لیے سرگرم پیکار ہیں لیکن ہم اس امر کا بھی اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمان اب کسی قوم یا طبقے کے اجیر بن کے رہنے کو تیار نہیں۔[۲]

مجلس احرار اسلام کا یہ فیصلہ کہ اگر ہندو قوم، مسلمانوں کے راستے میں حائل ہوئی تو ہم مسٹر جناح کے ساتھ مل کر پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیں گے، عملی طور پر اس وقت سامنے آیا جب تقسیم ملک سے قبل صوبوں کی تقسیم کا مسئلہ سیاست کا اہم ترین موضوع بن گیا۔ خصوصاً پنجاب کی تقسیم کا مسئلہ مجلس احرارِ اسلام کے لیے انتہائی تشویش کا باعث بن کر سامنے آیا احرار اس بحث میں پیش پیش تھے کہ پنجاب کو کسی طور پر تقسیم نہیں ہونا چاہیے اور پورا پنجاب پاکستان کا حصہ بننا چاہیے۔ کبھی احرار کانگریس کو جو تقسیم ملک کے خلاف تھی آڑے ہاتھوں لیتے کہ وہ کیسے تقسیم پنجاب کے لیے تیار ہوگئی۔ کانگریس کے اس کردار پر احرار سخت ناراضی کا اظہار کرتے رہے۔ احرار چاہتے تھے کہ اگر مسلم لیگ پنجاب کی تقسیم کو قبول کرنے سے انکار کر دے تو مسلم لیگ کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ پلیٹ فارم سے پورے ملک کے اندر تقسیم پنجاب کے خلاف تحریک چلائی جائے کیونکہ انہیں اس بات کا علم بھی ہو چکا تھا کہ مسٹر جناح پنجاب کی تقسیم کو تسلیم کرنے کے لیے راضی نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس طرح کانگریس ایک کمزور پاکستان میرے سپرد کر کے مجھے ناکام بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ مجلس احرارِ اسلام نے سب سے پہلے ۲۳؍ مارچ ۱۹۴۷ء کو مرکزی دفتر لاہور میں آل انڈیا مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، شیخ حسام الدینؒ، آغا شورش

---

[۲] ''پاکستان اور چھوت''، چودھری افضل حق۔ صفحہ ۱۰۴

کاشمیریؒ، نوابزادہ نصراللہ خانؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، غازی محمد حسین سالارِ اعلیٰ، جیوش احرار اسلام، میاں محمد رفیق ایم ایل اے اور ان کے علاوہ کئی دوسرے اکابر احرار نے شرکت کی۔ اجلاس میں تقسیم پنجاب کی تجویز پر خصوصیت کے ساتھ غور ہوا۔ جس کے بعد ایک قرارداد کے ذریعے کانگریس کی تقسیم پنجاب کی قرارداد کو نشانۂ تنقید بنایا گیا اور مسلم لیگ اور دیگر مسلم جماعتوں کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر کانگریس کی قرارداد کے خلاف محاذ قائم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ قرارداد کے بنیادی نکات درج ذیل تھے۔

(۱) کانگریس پر ہندو فسطائیت نے سردار پٹیل کی رہنمائی میں غلبہ حاصل کر لیا ہے اور اس نے اپنا قومی کردار بدل کر انتقال اختیارات کے مرحلہ پر ہندومت کے تسلط کی جدوجہد شروع کی ہوئی ہے۔

(۲) پنجاب میں فسادات کا جو ہنگامہ برپا ہوا۔ اس کے پس منظر میں متذکرہ خواہش مضمر ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کو جو اس صوبے کی اکثریت ہیں ان کے جائز حقوق سے محروم رکھنے کے لیے ایک سوچی سمجھی اسکیم کے ماتحت مرعوب کرنا چاہا اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے تقسیم پنجاب کا فیصلہ کر کے ان کے جنگجویانہ اقدام کی تائید کر دی جو یقیناً مسلمان عوام کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

(۳) مجلس احرارِ اسلام ہندو فسطائیت کے مہیا کردہ شواہد و نظائر کی روشنی میں مسلمانوں کے باہمی سیاسی اختلافات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے مستقبل میں ملتِ اسلامیہ کی بقا کے لیے متحد ہو جانے کی خواہش مند ہے اور ہندوستان میں مسلمانوں کو جو مشترکہ خطرہ درپیش ہے اس کے مقابلے کے لیے مسلمانوں کے مشترکہ محاذ کا اعلان کرتی ہے۔

(۴) مجلس احرارِ اسلام نے جدوجہدِ آزادی میں ہمیشہ وطنِ عزیز کے استخلاص اور ملت کی سربلندی کو ملحوظ رکھا ہے لیکن اس وقت کہ تیسری طاقت ہندوستان کی تصویر سے نکل رہی ہے۔ مسلمانوں کے حقوقِ استقلال کا مسئلہ اہم ترین ہے۔

(۵) تقسیم پنجاب کا نظریہ ناقابل قبول ہے اور مجلس احرارِ اسلام اس کی مزاحمت کے لیے عام مسلمانوں سے ہم آہنگ ہو کر ہر ممکن قربانی وایثار کے لیے آمادہ ہے۔ [۳]

احرار کے اس اہم فیصلے پر ہندو پریس نے احرار کو آڑے ہاتھوں لیا۔ احرار پر تنقید کے وہ تیر و نشتر چلائے کہ الامان والحفیظ۔ بالکل وہی سماں سامنے آ گیا جب ۲۳/ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلم لیگ نے لاہور میں قراردادِ پاکستان پاس کی تھی احرار کے اس فیصلے کے بارے میں ہندو پریس کے تأثرات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) روزنامہ ''پرتاب'' نے ''مجلس احرار ختم'' کا عنوان باندھا اور پیش گوئی کی کہ احرار، مسلم لیگ میں جذب ہو جائے گی۔ اس عنوان کے تحت ایک شذرہ لکھا جو درج ذیل ہے۔

---

[۳] مجلس احرارِ اسلام کا تازہ فیصلہ۔ روزنامہ ''آزاد'' لاہور ص۳۔ ۲۶/ مارچ ۱۹۴۷ء

''لاہور ۲۴ مارچ: آل انڈیا مجلس احرارِ اسلام جو گزشتہ کچھ عرصہ سے قوم پرستی اور فرقہ پرستی کے درمیان لٹک رہی تھی آخر آج اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوگئی۔ اس کی ورکنگ کمیٹی نے جو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی صدارت میں ایک طویل ریزولیشن پاس کیا ہے جس میں ملک میں فسادات کی ذمہ داری فاشسٹ کانگریس لیڈر شپ پر ڈال کر کانگریس سے علیحدگی اختیار کر لی ہے (یاد رہے کہ علیحدگی کا کوئی یہاں مطالبہ سرے سے تھا ہی نہیں۔ احرار نے جماعت کے طور پر ۱۹۲۹ء میں ہی فیصلہ کر لیا تھا) اور تمام جماعتوں کے درمیان اتحاد کا ڈھونگ رچاتے ہوئے عملی طور پر اپنی جماعت کو مسلم لیگ میں جذب کر لیا ہے۔''

(۲) روزنامہ ''بندے ماترم'' نے ''مجلس احرار بھی لڑھک گئی'' کے عنوان کے تحت لکھا:

''مجلس احرار اسلام نے بالآخر پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا' فسادات کی ذمہ داری کانگریس پر تھوپی' کانگریس سے تعاون کی پالیسی ختم اور تقسیم پنجاب کی تجویز کی مخالفت کا اعلان کر دیا۔''

(۳) روزنامہ ''پربھات'' نے اس طرح احرار کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

''(۱) تقسیم پنجاب پر احرار بھڑک اٹھے

(۲) کانگریس کے خلاف لیگیوں جیسی باتیں

(۳) ان کی ورکنگ کمیٹی کا نیا رنگ' نواکھلی میں فسادات کرانے کا الزام بھی کانگریس کے سر تھوپ دیا۔''

(۴) روزنامہ ''جے ہند'' نے عنوان باندھا:

''احرار نے کانگریس کو فسادات کا ذمہ دار ٹھہرا دیا۔ اس طرح احرار نے کانگریس سے علیحدگی کا بہانہ تراش لیا۔ ہر جگہ فسادات کی ذمہ دار کانگریس ہے۔ احرار نے کانگریس پر فاشسٹ ہونے کا الزام لگا دیا۔ تقسیم پنجاب کی مخالفت کرنے کا تہیہ' مجلس احرار دیگر مسلم جماعتوں سے مل کر پروگرام مرتب کرے گی۔''

(۵) ''اجیت''

''قوم پرست احرار اپنے اصلی روپ رنگ میں ظاہر ہو گئے۔ کانگریس سے تمام تعلقات منقطع کر لیے۔''

احرار کے اس فیصلے کے خلاف ہندو اخبارات کے تأثرات سے احرار کے حوصلے مزید بڑھے اور انہوں نے ملک کے گوشے گوشے میں جلسے اور جلوسوں کے ذریعے اپنے فیصلے کی تائید میں مظاہرے شروع کر دیئے۔ ۲۷ اپریل ۱۹۴۷ء کو جامع مسجد دہلی میں احرار نے ایک عظیم الشان اجتماع منعقد کیا جس میں قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے تقریر کرتے ہوئے کہا:

''کانگریس کے چہرے سے قوم پرستی کی نقاب الٹ گئی' اصلی چہرہ سامنے آ گیا ہے۔ ثابت ہو چکا ہے کہ کانگریس ایک ہندو فاشسٹ تنظیم ہے۔ اس لیے آل انڈیا مجلس احرار اسلام نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ صرف مسلمانوں کی قومی جماعتوں خاص طور پر مسلم لیگ کے ساتھ مسلمانوں کے قومی مفادات کے تحفظ کے لیے ہر ممکن تعاون کرے گی۔''

اس اجتماع میں بڑی تعداد میں احرار رہنما اور رضا کار شامل ہوئے جنہوں نے آل انڈیا مجلس احرار اسلام کی مجلس عاملہ کے اس تازہ فیصلے کی توثیق کردی اور آئندہ کے لیے کانگریس کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہ کرنے کا اعلان کیا۔ احرار رہنماؤں نے بڑے سخت الفاظ میں کانگریس کی مسلم دشمن حکمت عملیوں کو نشانۂ تنقید بنایا اور اس بات پر زور دیا کہ پنجاب کی تقسیم کو روکنے کے لیے مسلمانوں کی تمام جماعتوں کا ایک مشترکہ پلیٹ فارم بنایا جائے تاکہ پنجاب کو تقسیم ہونے سے بچایا جائے۔ ابھی یہ سب کچھ شروع ہی ہوا تھا کہ اچانک ڈرامائی انداز میں کانگریس کے بعد مسلم لیگ نے بھی ۳؍جون کے پلان کو تسلیم کرتے ہوئے تقسیم پنجاب کے منصوبے کو مان لیا۔ ؎

نادان گر گئے سجدے میں جب وقتِ قیام آیا

یہ ایک ایسا فیصلہ تھا جس کا خمیازہ ہم آج تک بھگت رہے ہیں اور بھگتتے رہیں گے۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

25 مئی 2006ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501